DAR-UL-IFTA
SADIQABAD
Alfalah Town Sadiqabad Distt Rahim yar Khan

دارالافتاء صادق آباد

استفتاء

جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(1)... گولی کے ذریعہ شکار کرنے کا کیا حکم ہے، اور اگر شکاری کے پہنچنے سے پہلے شکار مر جائے تو وہ حلال ہوگا یا حرام؟

(2)... شکار کرتے ہوئے اگر مسلمان شکاری تسمیہ پڑھنا بھول جائے اور شکاری کے پہنچنے سے پہلے وہ مر جائے تو کیا وہ حلال ہوگا یا نہیں؟

مستفتی: مولانا ابو بکر صاحب

الجواب حامداً ومصلیاً

(1)... واضح رہے کہ گولی کی دو قسمیں ہیں:

i. جو محدد (دھاری دار) اور نوک دار نہ ہو اس سے کیے ہوئے شکار کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے بعض علماء کرام نے اسے حلال کہا ہے، لیکن جمہور احناف کا قول یہ ہے کہ اس سے کیا ہوا شکار حلال نہیں لہذا جب تک شرعی طریقہ سے اس کو ذبح نہ کیا جائے اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

ii. جو محدد (دھاری دار) اور نوک دار ہو جیسے کلاشنکوف، جی تھری اور تھری ناٹ تھری وغیرہ کی گولی یا نوک دار چھرے والا کارتوس اس میں چونکہ زخم کرنے اور "خزق" یعنی چھید کر پار ہونے کی صلاحیت موجود ہے لہذا یہ بھی آلات جارحہ میں داخل ہو کر اس کا حکم تیر ہی کا حکم ہے اور اس سے کیا ہوا شکار بالاتفاق حلال ہے، یعنی اگر "تسمیہ" پڑھ کر گولی چلائی جائے اور شکاری کے پہنچنے سے پہلے جانور مر جائے تو وہ حلال ہوگا۔

(2)... اگر شکاری بھولے سے تسمیہ چھوڑ دے تو شکار اپنی شرائط بالا کے ساتھ حلال ہوگا۔

کمافی الدر المختار ومع رد المحتار: 471/6

(أو بندقة ثقيلة ذات حدة)؛ لقتلها بالثقل لا بالحد، ولو كانت خفيفة بها حدة حل؛ لقتلها بالجرح.

(قوله: أو بندقة) بضم الباء والدال: طينة مدورة يرمى بها (قوله: ولو كانت خفيفة) يشير إلى أن الثقيلة لا تحل وإن جرحت. قال قاضي خان: لا يحل صيد البندقة والحجر والمعراض والعصا وما أشبه ذلك وإن جرح؛ لأنه لا يخرق إلا أن يكون شيء من ذلك قد حدده وطوله كالسهم وأمكن أن يرمى به؛ فإن كان كذلك وخرقه بحده حل أكله، فأما الجرح الذي يدق في الباطن ولا يخرق في الظاهر لا يحل؛ لأنه لا يحصل به إنهار الدم، ومثقل الحديد وغير الحديد سواء، إن خزق حل وإلا فلا اهـ.

والخزق بالخاء والزاي المعجمتين: النفاذ. قال في المغرب: والسين لغة والراء خطأ: وفي المعراج عن المبسوط: بالزاي يستعمل في الحيوان؛ وبالراء في الثوب. وفي التبيين: والأصل أن الموت إذا حصل بالجرح بيقين حل؛ وإن بالثقل أو شك فيه فلا يحل حتما أو

Scanned with CamScanner

۳030

احتياطاً اهـ. ولا يخفى أن الجرح بالرصاص إنما هو بالإحراق والثقل بواسطة اندفاعه العنيف إذ ليس له حد فلا يحل، وبه أفتى ابن نجيم"

وفيه ايضاً: 299/6

(قوله: فإن تركها ناسياً حل) قدمنا عن الحقائق والبزازية: أن في معنى الناسي من تركها جهلاً بشرطيتها."

و الله اعلم بالصواب

ابو امامہ غفر اللہ لہ

دارالافتاء صادق آباد

۰۳/صفر المظفر/۱۴۴۳ھ بمطابق ۱۱/ستمبر/۲۰۲۱ء

دستخط: مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

دارالافتاء صادق آباد — مفتی

دستخط: مفتی **طارق بشیر** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح

۵/۲/۱۴۴۳ھ

دارالافتاء صادق آباد — نائب مفتی

دستخط: مفتی **احسن عزیز** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح

۱۴۴۳/۰۲/۰ھ

دارالافتاء صادق آباد — نائب مفتی

دارالافتاء صادق آباد
فتویٰ نمبر 12/29
مورخہ ۱۴۴۳/۲/۵
13/9/2021

نوٹ: ۱۔۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shariainbiz@gmail.com

- دارالافتاء سے فرقہ وارانہ یا اختلافی مسائل کا جواب نہیں دیا جاتا۔
- خدمت بلا معاوضہ۔

Scanned with CamScanner